مدینۃ المسیح

۱۷ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ مگر تا حال نقاہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب امیر مقامی نے آج نماز عصر کے بعد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا فرمائی۔ جو قریباً نصف گھنٹہ تک ہوئی۔

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱/۸ روپیہ

نمبر ۲۱۶	۱۸ ستمبر ۱۹۴۷ء	۲ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ	۱۸ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش	جلد ۳۵

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ بھی ایک نبی کی جماعت ہے۔ اور اس سے بھی اس وقت وہی معاملہ ہو رہا ہے۔ جو پہلوں سے ہوا۔ جس طرح پہلوں کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اندھیرے میں رکھا۔ یہاں تک کہ ایک دن اندھیرا دور ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ ہمیں بھی اندھیرے میں رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اس اندھیرے کو دور کر دینے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہو جائے۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ تکالیف کا آنا ضروری ہے یہ سب چیزیں معمولی ہیں۔ اور ان کی کوئی پروا نہیں کی جا سکتی۔ جس چیز کی پروا ہونی چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ یہ مصائب اور ابتلاء ایمانی نہ ہوں۔ کیونکہ جہاں جسمانی مشکلات انسان کے درجہ کو بلند کرتی ہیں۔ وہاں ایمانی مشکلات اس کے درجہ کو گرا دیتی ہیں۔ پس مومن کو ان مشکلات سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ جو دنیا کی طرف سے آتی ہیں۔ بلکہ اسے ان مشکلات کا فکر کرنا چاہیئے۔ جو اس کے نفس کی طرف سے آتی ہیں۔ مگر بہت لوگ ہیں۔ جو ان مشکلات کی طرف نگاہ نہیں دوڑاتے۔ جو انسانی نفس سے پیدا ہوتی ہیں۔ مگر وہ ان مشکلات پر نظر رکھتے ہیں جو دوسروں کی طرف سے آتی ہیں۔ حالانکہ وہ مشکلات جو دوسروں کی طرف سے آئیں۔ کھاد کی طرح ہوتی ہیں۔ اور وہ ظلم حقیقی خطرے کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ بالکل ممکن ہے۔ ان کے نتیجہ میں ہمارا ایک بھائی عرش سے فرش پر پھینک دیا جائے۔ مگر جو دنیا کی طرف سے مصیبتیں آتی ہیں۔ وہ مشکلات جو انسانی نفس کی طرف سے آئیں۔ ایسی ہوتی ہیں جیسے جڑ پر تبر رکھ دیا جائے۔ پس چاہیئے کہ ہر شخص جو روحانیت کی قدر کرتا ہے۔ وہ ان مشکلات اور ظلموں کی طرف توجہ کرے جو نفس کی طرف سے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ظلم اصل ظلم ہوتے ہیں۔ اور وہ ایسی ہوتی ہیں کہ انسان کو فرش سے عرش پر لے جاتی ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ تم اپنی توجہ ان مشکلات کی طرف پھیرو۔ جو بندے پیدا کر رہے ہیں۔ میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ تر اپنے قلوب کا مطالعہ کرے۔ اور اپنے ایمانوں کو دیکھتی رہے۔ پس ہماری جماعت کو اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہر شخص جو تکبر کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو محفوظ اور مصئون سمجھتا ہے۔ وہ سمجھے کہ وہ موت کی طرف جا رہا ہے۔ مومن کبھی بھی خدا تعالیٰ کی خشیت اور اس کے خوف سے خالی نہیں ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ جب [illegible] رات کو اٹھتے تو اتنے عجز اور انکسار سے دعائیں کرتے۔ کہ صحابہ کہتے ہیں۔ بعض دفعہ ہمیں رحم آجاتا۔ حضرت عائشہ رضی نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ معاف کر دیا ہے۔ آپ کی نجات تو اعمال سے ہوگی۔ آپ نے فرمایا عائشہ میری نجات بھی خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حالت تھی۔ تو اور کون ہے جو یہ کہہ سکے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے ابتلا اور اسکی آزمائشوں سے بچ گیا ہوں۔

بعض صحابہ رضی کہتے ہیں۔ ہم جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعائیں کرتے دیکھتے۔ تو ہمیں یہ معلوم ہوتا۔ کہ ایک ہنڈیا جوش سے ابل رہی ہے۔ پس اپنے نفوس کی اصلاح کیا کرو اور تقویٰ و طہارت پیدا ک[illegible]

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"قَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ. مَا هٰذَا اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ. اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰی مَعَادٍ. اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً. يَاْتِيْكَ نُصْرَتِیْ. اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰی. مخالفوں پر پھوٹ

....

یعنی تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر بمواخذہ حکام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ وہ خدا جس نے خدمت قرآن تجھے سپرد کی ہے۔ پھر تجھے قادیان میں واپس لائے گا۔ میں اپنے فرشتوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیری مدد کروں گا۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں ذو الجلال بلند شان والا رحمان ہوں۔ میں مخالفوں میں پھوٹ ڈالوں گا۔" (تذکرہ صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان

میرا راستہ پھولوں کی سیج پر نہیں

ہمارے دوستوں کی حالت یہ ہے۔ کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو دوست گھبرا جاتے ہیں۔ کہ اب ہم قید ہو جائیں گے۔ پکڑے جائیں گے کیا انہیں پتہ نہیں۔ کہ جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تھا تو اس وقت یہ سب چیزیں ان کے سامنے رکھ دی گئی تھیں۔ کیا انہیں کسی نے دھوکا سے احمدیت میں داخل کر لیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں صاف لکھا ہے کہ جو لوگ تکالیف کی برداشت نہیں کر سکتے ان کا راستہ مجھ سے الگ ہے

میرا راستہ پھولوں کی سیج پر نہیں

بلکہ کانٹوں پر ہے۔ کسی سے کوئی دھوکا نہیں کیا گیا۔ ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھ کر ہوتا ہے۔ کہ یہ سب تکالیف اسے برداشت کرنی پڑیں گی پھر شکایت کیسی۔ اگر تو ہم کسی سے کہتے کہ آؤ احمدی ہو جاؤ۔ ہم تمہیں بڑے بڑے عہدے دلائیں گے۔ دولت دیں گے۔ بیماریوں اور تکلیفوں سے بچائیں گے۔ عمدہ عمدہ عورتوں سے شادیاں کر دیں گے۔ تمہارے بچوں کی تعلیم کا انتظام کر دیں گے۔ تو شکایت ہو سکتی تھی۔ مگر ہم تو پہلے دن ہی یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ہمیں اس لئے چن لیا ہے۔ کہ دین کے لئے ہمیں

قربانی کا بکرا

بنائے۔ اگر ابتلاؤں کی تلواروں سے گردن کٹوانی ہے۔ اگر اپنے اور اپنے عزیزوں کے خون سے ہولی کھیلنی ہے۔ تو آؤ۔ تو پھر کوئی شکایت کا موقعہ نہیں یہ بزدلی کا کام نہیں۔ اور ڈرپوک ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ تا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہت کو پھر قائم کریں۔ اور ظاہر ہے کہ

شیطان کے حیلے

جیلے انسانوں پر بادشاہت حاصل ہے۔ وہ سیدھے ہاتھوں اپنی بادشاہتیں ہمارے حوالہ نہیں کریں گے وہ ہر تدبیر اختیار کریں گے۔ جس سے ہمیں کچلا جا سکے اور ہر سامان مہیا کریں گے۔ جس سے ہماری طاقت کو توڑا جا سکے۔ لیکن ہمیں خدا تعالیٰ کا یہی حکم ہے۔ کہ جاؤ اور اس وقت تک دم نہ لو جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ جھنڈا دنیا کے

تمام مذاہب کے قلعوں پر

نہ گاڑ دو۔ جو صدیوں سے گرا ہوا ہے۔ جس کی عزت کو دشمنوں نے خاک میں ملانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ (خطبہ جمعہ الفضل مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۷ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ممکن ہی نہیں کہ تم مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی

"چاہیئے۔ کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمتگذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا!!" یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں۔ کہ مال سے بھی محبت کرو۔ اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے۔ کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خودبخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۳۲)

(۲) اقوامِ عالم کی تشنگی احمدیت کے چشمہ سے پانی پی کر بجھے گی

میں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے۔ کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ [illegible] لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہوگا" (تجلیات الہیہ)

پناہ گزینوں پر روٹیوں کی بارش

احمدی طیارے کا کارنامہ

لاہور ۱۱ ستمبر ا۔ صدر انجمن احمدیہ لاہور نے آج مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔

یہ معلوم ہونے پر کہ فتح گڑھ چوڑیاں میں جو پناہ گزین جمع ہیں۔ وہ قلت خوراک کی وجہ سے بھوکے مر رہے ہیں صدر انجمن احمدیہ لاہور (پاکستان) نے کل اپنے ایک پرائیویٹ ہوائی جہاز کے ذریعے سے بہت بڑی مقدار میں وہاں روٹیاں گرائیں۔ اس کے علاوہ پناہ گزینوں کی تسلی و تشفی کے لئے عزم و استقلال کی تلقین کے پیغامات بھی گرائے گئے۔

(بحوالہ انقلاب ۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء)

صحابہ کی اقتدا

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگیاں اسلام کا صحیح نمونہ تھیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم آپ کے نقش قدم پر چلیں۔ تبھی ہم اپنی زندگی کو مسلمان کی زندگی کہہ سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم

صحابہ کرام کی معیشت نہایت سادہ ہوتی تھی۔ اپنی ضروریات زندگی سے زائد مال کو اللہ اور اسلام کے لئے وقف رکھتے تھے۔ ایک موقعہ پر جب ایک صحابی کچھ زمینوں وغیرہ کی خرید و فروخت اور دیکھ بھال میں مشغول ہونے لگے۔ تو ایک دوسرے صحابی فرمانے لگے۔ کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

یعنی دنیاوی مال و منال کو جمع کرنا جبکہ سلسلہ کو اس کی ضرورت ہو ہلاکت کا موجب ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ آج جب ہم صحابہ کے مثیل ہونے کے دعویدار ہیں۔ اپنے مال و منال کو ہر وقت سلسلہ کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ (غلام باری سیف)

دعائے مغفرت

میرے والد صاحب منشی گلاب الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کلانور کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ کلانور میں اپنے گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کر کے اٹھے ہی تھے۔ کہ شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار ... ۱۹۰ ... میں کو بھی۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ آمین خاکسار اقبال احمد خان ایاز واقف زندگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک نہایت اہم رویا

موجودہ سیاسی حالات کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک رویا جو حضور نے ۳ر نومبر ۴۶ء کو بیان فرمایا اور الفضل ۱۱ر نومبر ۴۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ موجودہ سیاسی حالات کے متعلق معلوم ہوتا ہے ۔ مختصر طور پر اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں مسجد مبارک میں ہوں کچھ اور دوست بھی جمع ہیں اور ہندوستان کی آزادی کے متعلق کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں کچھ حصہ لے رہا ہوں۔ مگر انگریزی حکومت اسے ناپسند کرتی ہے۔ دوست مجھے اس میں دخل نہ دینے کا مشورہ دیتے ہیں تاکہ حکومت گرفت نہ کرے۔ مگر میں انہیں تسلی دیتا ہوں۔ جب دوستوں نے اصرار کیا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ کرنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں ۔ کہ مجھے میر محمد اسمٰعیل صاحب سے (جو اسوقت مجھے وائسرائے کے نمائندہ معلوم ہوتے ہیں) مشورہ کرنا چاہیئے تاکہ گورنمنٹ کا عندیہ معلوم ہو جائے۔ جب میں میر محمد اسمٰعیل کو بلانے کے لئے مسجد مبارک میں سے گذرنے لگتا ہوں تو وہاں مجھے ایک پادری مل جاتا ہے۔ جو کہتا ہے کہ آپ کو اپنا رویہ بدل لینا چاہیئے۔ اور ایسا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے وہ اس بات پر بہت زور دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی میرے اوپر جھکتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مجھے دوستوں کو کہنا پڑا ہے کہ اس کو ہٹاؤ۔ اس کے بعد میر محمد اسمٰعیل صاحب نظر آئے اور میں ان کو بیت الفکر میں لے جاتا ہوں تاکہ ان سے مشورہ کروں حضرت ام المومنین نے اندر جھانکا اور میر صاحب نے انہیں بیٹھنے کو کہا مگر میں اسوقت دل میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں کا دل نرم ہوتا ہے۔ مبادا انہیں تکلیف ہو۔ اس کے بعد میں میر صاحب سے اس بات کا ذکر کرتا ہوں کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ نے آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا تو گورنمنٹ آپ کو گرفتار کر کے سزا دیگی۔ مگر میں جو کچھ کر رہا ہوں ٹھیک کر رہا ہوں اور میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہوں۔ اور جو کام اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔ وہ میں نے بہرحال کرنا ہے۔ اس کے بعد میں نے جوش میں آ کر کہا گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ یہی کریگی کہ مجھے قید کرے گی۔ یا اور کوئی سزا دے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء اسی طرح ہے کہ میں قید ہو جاؤں یا مارا جاؤں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ اور مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدا تعالےٰ کا منشاء اس طرح نہیں۔ تو وہ میری خود حفاظت کرے گا۔ اور پہلی ہی رات جس میں مجھے جیل میں رکھا جائے گا۔ اس میں ہندوستان کے بڑے افسر بھی مر جائینگے۔ اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مر جائینگے میری بات سن کر میر صاحب نے اس امر کی تردید کی کہ گورنمنٹ میرے خلاف کوئی قدم اٹھانا چاہتی ہے۔

جب میں نے یہ کہا کہ زیادہ سے زیادہ گورنمنٹ یہی کرے گی کہ مجھے قید کر لے گی۔ یا اور کوئی جسمانی سزا دیگی۔ تو اس کہتے وقت میرا خیال تھا کہ اماں جان کو یہ الفاظ سنکر تکلیف ہو گی مگر میرا یہ فقرہ سنکر اماں جان کے چہرے پر کوئی گھبراہٹ کے آثار پیدا ہوئے۔ بلکہ وہ اطمینان سے بات سنتی رہیں پھر جب میں نے کہا کہ قید ہونے کے بعد پہلی ہی رات جو مجھے جیل میں آئے گی۔ اسی رات اس ظلم کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت) ہندوستان کے ذمہ وار بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ اور انگلستان کے چوٹی کے افسر بھی مر جائیں گے۔ تو اماں جان نے کہا۔ درست ہے میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کسی بزرگ نے کہا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بڑے بڑے بادشاہوں کو جب وہ ظلم کریں یوں مٹاتا ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی جس طرح مٹی کو ہموار کرنے کے لئے ہاتھ ہلاتے ہیں۔ یہ سنکر معاً مجھے خیال آیا کہ اس قول کو ایک شاعر نے بھی باندھا ہوا ہے اور اس کے بعد یہ مصرع میرے ذہن میں آیا کہ ع

بنے ہیں زمین آسمان کیسے کیسے

یعنی کیسے کیسے بلندشان والے بادشاہ جو آسمان کی طرح بلند شان تھے۔ خدا تعالےٰ نے زمین کی طرح ہموار کر دئے اور آسمان ہونے کے بعد انہیں زمین کی طرح کر دیا۔

اس گفتگو کے دوران خان میر پہرہ دار نے کہا۔ کہ دو پٹھان پہرے دار مارے گئے ہیں۔ اور وہ اس انداز سے کہتا ہے گویا وہ احمدیوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ میں اسے برا سناتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ان کی جگہ کسی ہندوستانی پہرہ دار کو مقرر کر دیا جائے۔

وہ عیدالاضحیٰ کا دن معلوم ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گاندھی جی بطور مہمان آئے ہیں اور میں میاں بشیر احمد صاحب سے کہتا ہوں۔ کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ حتیٰ کہ عورتوں سے بھی زیادہ ان کی حفاظت کی جائے۔

اس رویا کی تعبیر میں حضور نے فرمایا۔

جب آنکھ کھلی اور میں خواب کے اس حصے پر غور کرنے لگا کہ اگر مجھے قید کیا گیا۔ تو جیل میں پہلی رات ہی جو مجھے آئے گی۔ اس میں خدائی قہر سے ہندوستان کے بڑے افسر بھی مر جائینگے۔ اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مر جائیں گے۔ تو ابھی اس بات پر ایک منٹ بھی پورا نہ گذرا تھا کہ یکدم زلزلے کے دو جھٹکے آئے (اس وقت ۱۲ بجے کا وقت تھا) میں نے گھر والوں کو جگا کر بتایا۔ تو پہلے تو انہوں نے کہا کہ یہ وہم ہی نہ ہو۔ مگر میں نے کہا وہم نہیں۔ بلکہ میں جاگ رہا تھا۔ جب زلزلے کے جھٹکے آئے پہلے شمال کی طرف والا دروازہ ہلا۔ پھر جنوب والا دروازہ ہلا۔ تب انہوں نے کہا ٹھیک ہے زلزلہ ہی تھا کیونکہ بجلی کا بلب جو سر پر لٹک رہا ہے۔ دور دور سے ہل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ نے دو نشان دکھائے ہیں۔ ادھر خواب میں بھی دو ملکوں کے بڑے افسروں کے مر جانے کا ذکر تھا اور ادھر زلزلے کے بھی دو جھٹکے آئے گویا اللہ تعالےٰ نے یہ یقین دلایا ہے۔ کہ اگر اب ظلم ہوگا۔ تو انگلستان اور ہندوستان دونوں ملکوں کے ظالموں پر تباہی آئے گی۔

اس رویا میں اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ ہندوستان کی صلح ہونی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کی حفاظت انہیں کرنی چاہیئے۔ اور اسلام کی ترقی کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کیونکہ یہ کہنا کہ گاندھی جی ہمارے مہمان ہیں۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ کتنے بھی انقلابات آئیں۔ آخر اسلام ہی جیتے گا۔ کیونکہ مہمان کا لفظ عارضی طور پر آنیوالے کے لئے بولا جاتا ہے۔

پس اس فقرہ سے یہ مطلب ہے کہ ہندو مذہب ہندوستان میں عارضی ہے۔ آخر اسلام ہی پھیلے گا۔

فرقہ وارانہ فسادات کو بند کرنے کیلئے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی مساعی

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کل لنڈن سے نیویارک پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی پنجاب میں جو قتل عام ہو رہا ہے اگر وہ فوراً ختم نہ ہوا۔ تو لامحالہ اس معاملہ کو حکومت پاکستان کی طرف سے باقاعدہ طور پر مجلس اقوام متحدہ میں پیش کیا جائیگا۔ اور اس کے علاوہ دوسرے ذرائع بھی اختیار کئے جائیں گے۔ تعجب ہے کہ حکومت فرقہ وارانہ فسادات کو بند کرنے میں کیوں کامیاب نہیں ہو سکی۔

مشرقی بنگال میں محکموں کی تقسیم

ڈھاکہ ۱۷ ستمبر۔ کل ڈھاکہ میں مشرقی بنگال کی وزارت کا پہلا جلسہ ہوا۔ جس میں ساتوں وزراء شامل تھے۔ خواجہ ناظم الدین نے جلسہ کی صدارت کی۔ جلسہ میں محکموں کی تقسیم عمل میں آئی۔

مشرقی پنجاب کی حالت

انبالہ ۱۷ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ انبالہ اور کرنال کے بعض علاقوں میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔ شملہ کی حالت قابو میں ہے۔ امرتسر۔ جالندھر ہوشیارپور۔ لدھیانہ اور فیروزپور کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

لاہور میں خانہ تلاشیاں

لاہور ۱۷ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ کل بہت سے مکانوں کی تلاشیاں لی گئیں۔ جن سے لوٹ کا بہت سا مال برآمد ہوا۔ متعدد گرفتاریاں کی گئیں۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے عوام کو تنبیہہ کی۔ کہ یہ مال حکومت پاکستان کا ہے۔ اور جو لوگ غلط طریق اختیار کر کے اس پر ناجائز قبضہ کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان سے دشمنی کر رہے ہیں۔ میں شرفاء سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں حکومت کا ساتھ دیں۔ اور اگر وہ ایسے مال کا پتہ دیں۔ تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔

دہلی کی حالت

[illegible] ستمبر۔ کل دہلی اور نئی دہلی میں امن [illegible] وارداتیں ہوئیں۔

[illegible] اطلاعات نے

اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ مغربی بنگال سے مسلمانوں کو نکال لیا جائیگا۔

پناہ گزینوں کی خستہ حالی
وزیر اعظم پاکستان کا دورہ

لاہور ۱۷ ستمبر۔ کل حکومت پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی نے ہوائی جہاز پر پنجاب کے فساد زدہ رقبہ پر پرواز کی۔ آپ کے ہمراہ گورنر پنجاب اور مسٹر غلام محمد بھی تھے۔ پتوکی۔ جڑانوالہ۔ چوہڑکانہ۔ ناروwal بٹالہ۔ جالندھر۔ امرتسر۔ اور بلوکی وغیرہ میں پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حالت دیکھی۔ جو تسلی بخش نہ تھی۔ بلوکی کے قریب آپ نے سکھوں کا ایک قافلہ دیکھا۔ جو گھوڑوں پر سوار تھا۔ اور ان کے ساتھ مال مویشی بھی تھے۔ آپ نے مسلمانوں کا کوئی قافلہ سڑک پر نہ دیکھا۔ البتہ ایک سپیشل گاڑی دیکھی۔ جو پناہ گزینوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اور چھت پر بھی لوگ سوار تھے۔ آپ نے دیکھا کہ متواتر بارش کی وجہ سے بٹالہ اور جالندھر کے کیمپوں کی حالت بہت خراب تھی۔ اور پناہ گزینوں کے لئے بارش سے بچنے کا کافی انتظام بھی نہ تھا۔ اور عدم صفائی اور بارش کے پانی کی وجہ سے بیماری کا سخت اندیشہ ہے۔ ان کے پاس بیل گاڑیاں بھی بہت کم تھیں۔ اور مال مویشی بھی زیادہ نہ تھے۔ جس کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نقل و حمل کے لئے بہت دقت کا سامنا کرنا پڑیگا۔

قادیان ۱۷ ستمبر۔ چند دنوں سے برسات کی کثرت کی وجہ سے بعض مکانات گر گئے ہیں اور میدانوں میں پانی کھڑا ہے۔

ضلع گورداسپور کی حالت

قادیان۔ ضلع گورداسپور کے دیہات میں اب امن ہے۔ مسلمان اپنے دیہات کو خالی کر کے گورداسپور۔ بٹالہ اور قادیان میں پناہ گزیں ہیں۔

مجلس اقوام متحدہ کا دوسرا اجلاس
صدارتی تقریر

نیویارک ۱۷ ستمبر۔ کل نیویارک میں مجلس اقوام متحدہ کا دوسرا باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پہلے صدر کے ریٹائر ہونے پر ڈاکٹر ارانیا نمائندہ برازیل کو صدر منتخب کیا گیا۔ آپ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اتحادی اقوام سے بہت سے لوگ شاکی نظر آتے ہیں۔ ان کا شکوہ اس لحاظ سے بجا ہے۔ کہ پہلے اجلاس کے بعد مجلس نے بہت کم کام کیا ہے۔

اس وقت بہت سے امور ہمارے سامنے ہیں۔ جو سب اس ایک محور پر گھومتے ہیں کہ جو طریق ہم اختیار کر رہے ہیں۔ کیا وہ دنیا میں حقیقی امن قائم کر دیگا۔ صرف جدید آلات حرب پر پابندی لگا دینا کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس سے ہمیں مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ امن کو قائم کرنے کے بہت سے دیگر وسائل سے بھی ہمیں کام لینا چاہیئے۔ ہمارا نصب العین بے شک بہت بلند اور بہت مشکل ہے۔ مگر ہمیں یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے اسے طاقت کے بل بوتے پر حاصل نہیں کرنا بلکہ صلح و آشتی سے۔ اس وقت ہمارے راستہ میں یہ مشکل حائل ہے۔ کہ اکثر لوگ اتحادی اقوام پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ آپ لوگوں کو سب سے پہلے اس بدظنی کو دور کر کے کلی اعتماد پیدا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم کوئی موثر کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ یہ مشکل ہمارے کام کو بہت دشوار بنا دے گی۔

اس سے پہلے دنیا میں قوموں کے اتنے بڑے اجتماع کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ جو اپنی روحانی اور مادی طاقتوں کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا عہد کر چکا ہو۔ لیکن اس عظیم الشان اتحاد سے تبھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جبکہ عوام کلی اعتماد اور اخلاص کے ساتھ ہمارا ساتھ دیں۔

آپ نے یورپین ممالک کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت یورپ سخت اقتصادی بدحالی کے دور میں سے گذر رہا ہے۔ اور فوجی لحاظ سے بھی اسکی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ مگر زیادہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ ایشیا ابھی تک کشت و خون میں مبتلا ہے۔ اور اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کے سامان پیدا کر رہا ہے۔

ہندو مذہب کا تاریک مستقبل
گاندھی جی کا انتباہ

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ کل گاندھی جی کو اپنی پرارتھنا بند کرنی پڑی۔ کیونکہ بہت سے سکھوں نے شور مچا کر تلاوت قرآن کریم کو بند کروا دیا۔ اس سے قبل آپ نے راشٹریہ سیوک سنگ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا:۔ کہ اگر ہندو یہ خیال کریں۔ کہ ہندوستان میں صرف انہی کے رہنے کا حق ہے۔ مسلمانوں کو یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ اور اگر بالفرض محال رہنا چاہیں۔ تو انہیں ہندوؤں کا غلام بن کر رہنا چاہیئے۔ سخت غلط خیال ہے۔ اس سے ہندو مذہب کا کوئی مستقبل نہیں رہ سکتا۔ اور اس طرح یہ مذہب بہت جلد مٹ جائیگا۔

مسلم لیگ کونسل کی غلط پالیسی
چودھری خلیق الزمان کا بیان

پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے لیڈر چودھری خلیق الزمان نے مسلم لیگ کی کونسل کے اس فیصلہ پر کہ ہر بالغ مسلمان کو مسلح کیا جائے۔ اور فوجی ٹریننگ لازمی کر دی جائے۔ کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس قسم کی خبروں سے سخت بد اعتمادی پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ یہ خیال کر لیا گیا ہے۔ کہ دشمن ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس امر کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ کہ ہمسایہ حکومت پر جس کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے ضروری ہیں۔ اس کا کیا اثر پڑے گا۔

آخر میں آپ نے کہا۔ کہ الغرض فسادات اسی قسم کی بے احتیاطی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

ریاستی افواج کے مشیر کا عہدہ ہندوستان میں ختم کر دیا گیا

انبالہ ۱۳ ستمبر۔ ریاستی فوج کے دفتر کے فوجی مشیر کا عہدہ اڑا دیا گیا ہے۔ لہذا اس محکمے کو حکومت ہند کے نئے محکمہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ فوجی مشیر کا عملہ جو سالہا سال سے یہاں متعین تھا۔ اب شملہ بھیج دیا گیا ہے۔

مغربی پنجاب میں چینی کا راشن نصف [illegible]

لاہور ۱۳ ستمبر۔ جن لوگوں کے پاس مستقل راشن [illegible] ہیں۔ ان کے لئے حکومت مغربی پنجاب کے حکم سے [illegible]